



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

و علیکم السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ

دوبہنیں ہیں، جن میں سے ایک کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور دوسری کے ہاں چاہے پیدا ہونے جن میں سب سے چھوٹی ایک بیٹی ہے تو پہلی بہن کے بیٹے نے دوسری بہن کے تینوں بچوں کے ساتھ دودھ پیا ہے البتہ سب سے چھوٹی بیٹی کے ساتھ دودھ نہیں پیا تو پہلی عورت کے بیٹے کی دوسری عورت کی بیٹی سے شادی کرنے کا کیا حکم ہے، جس کے ساتھ مل کر اس نے دودھ نہیں پیا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمہ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر پہلی عورت کے بیٹے نے دوسری عورت کے پانچ یا اس سے زیادہ رضعات ایک مجلس میں یا زیادہ مجلسوں میں پہلے یا دوسرے یا تیسرے بچے کے ساتھ یا تمام اولاد کے ساتھ پیئے تو وہ اس دوسری عورت کا رضاعی بیٹا اور اس کی تمام اولاد کا رضاعی بیٹا ہے خواہ وہ اس سے پہلے پیدا ہوئے ہوں یا اس کے بعد لہذا وہ مذکورہ لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ اس کا رضاعی بیٹا ہے اور اللہ تعالیٰ نے محرمات کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے :

وَأَنَّهُنَّ كَوْنُهُنَّ الْأُمَّةُ وَأَنَّهُنَّ كَوْنُهُنَّ الْأُمَّةُ ... سورة النساء ۲۳

”اور وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں (تم پر حرام کر دی گئی ہیں)“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”نسب سے جو شے حرام ہیں، وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہیں۔“ (متفق علیہ)

اور اگر دودھ پانچ رضعات سے کم پیا ہے تو اس سے حرمت ثابت نہ ہوگی، اسی طرح اگر دو سال کی عمر کے بعد دودھ پیا ہے تو اس سے بھی حرمت ثابت نہ ہوگی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالْوَلَدُ لِرَضْعَانٍ وَابْنُ خَالَتَيْنِ وَابْنُ خَالَتَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْتِمِ الرِّضَاعَةَ ... سورة البقرة ۲۳۳

”اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔“

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”رضاعت وہ ہے جو انہریوں کو کشادہ کر دے اور دودھ پھڑانے سے پہلے پہلے ہو“ نیز حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ”قرآن مجید میں دس معلوم رضعات کے بارے میں حکم نازل ہوا تھا، جو حرام کر دیتے تھے، پھر ان میں سے پانچ کو منسوخ کر دیا گیا اور نبی کریم ﷺ نے جب وفات پائی تو حکم اسی کے مطابق تھا (صحیح مسلم، جامع ترمذی اور یہ الفاظ جامع ترمذی کی روایت کے ہیں) حدیث ما عبدی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 385

محدث فتویٰ